



مجلس البحث الإسلامي
محدث فتاویٰ

سوال

(253) کیا تہجد کی اذان کا تعلق خاص رمضان سے ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کس اذان میں کہنا چاہیے؟ نیز کیا تہجد کی اذان کا تعلق خاص رمضان سے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں صبح کی دو اذانوں کا اہتمام ہو۔ وہاں پہلی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہا جائے، اور ایک کی صورت میں ظاہر ہے کہ موجود اذان میں کہا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

كَانَ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔ السنن الكبرى للبيهقي، باب التَّثْوِيلِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ، رقم: ۱۹۸۶، شرح مشكل الآثار، رقم: ۶۰۸۲

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَ فِي الْأَذَانِ مِنَ الصُّبْحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ شرح المعاني الآثار للطحاوي، باب قول المؤذن في أذان الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ... إلخ، رقم: ۸۳۰، السنن الكبرى للبيهقي، باب التَّثْوِيلِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ، رقم: ۱۹۷۹

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ صبح کی پہلی اذان میں کہا جائے گا۔

صبح کی پہلی اذان کا تعلق صرف رمضان سے نہیں، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان کے علاوہ بھی کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ اذانِ بلالی میں ’فَقُؤُوا شَرُّ بَوَا‘ کے الفاظ محض یہ اشتباہ (شبہ) دور کرنے کے لیے ہیں، کہ بلالی اذان سے کھانا پنا حرام نہیں ہوتا۔ ملاحظہ ہو! مرعاة المفاتیح (۲۴۳/۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حاکم شفاء اللہ مدنی



کتاب الصلوة: صفحہ: 232

محدث فتویٰ